تحقیق کی تعریف و منہج اور منتہائے مقصود

مسرت خان، سکالر پی ایچ ڈی، اردو

ڈاکٹر مطاہر شاہ، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

ABSTRACT:

Research is defined as a careful and important consideration of study having a special concern with knowledge and literature. But this too is an observable fact that in Urdu language, research ideologies are not properly defined. Practically in Urdu language, research is considered as a formal activity so it is implied and predicted as a formality. That's why in Urdu, research could not touch apex of required standards.

Keeping in view the above concerns and considerations, researcher in the coming passages will try to throw light on systematic definitions, implied methodologies and crucial required objectives of research and to bring in limelight the true understanding of systematic research, so that higher degree standardized research may take place

انسان بنیادی طور پر متجسّس پیدا ہوا ہے۔ انسان جب اس دنیا میں ایک بچے کی حیثیت سے آنکھ کھولتا ہے تو وہ اس دنیا کی ہر چیز کو کھوجتی نگاہوں سے ٹٹولتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کا ایک بیکراں سمندر ہوتا ہے اور وہ ہر چیز کی اصل کی تلاش کرنے لگتا ہے۔ اس کے receptors اپنے reception کے بلند ترین stage پر ہوتے ہیں۔ اس کا دماغ مسلسل اس دنیا کے چھپے رازوں پر دہ دری میں ہوتا ہے اور انسان کا یہی تجسّس اسے اس دنیا کی آگہی سے نوازتا ہے اور یہ آگہی اور تجسّس انسان کو تحقیق کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ نوع انسان کی پتھروں سے آگ جلانے کی کوشش سے لے کر "ستاروں پہ کمند" ڈالنے کے مرحلے تک صرف دو باتیں کارفرما ہیں۔ ایک تحقیق اور دوسرا تجسّس۔ الغرض علم و فن، سائنس اور ٹیکنالوجی، فلسفہ، شاعری، معاشیات، معاشرت، نفسیات اور اس سے متعلقہ علم کی تمام شاخیں تحقیق اور تجسّس کی مرہون منت ہیں۔

تحقیق اور ترقی کے باہم تعلق کو تسلیم کرنے کے بعد اب انسانی ذہن میں جو سوال بار بار ابھرتا ہے وہ ہے تحقیق، منہج اور پھر تحقیق کا منتہائے مقصود کیا ہے؟

لفظی طور پر "تحقیق" 'حق' سے نکلا ہے اور حق کے معنی ہیں 'سچ'۔ سو تحقیق حق کی کھوج لگانا، کسی چیز کی حقیقت تک پہنچنا یا حقیقت کو ثابت کرنا ہے۔

انگریزی میں تحقیق کے لیے استعمال ہونے والا لفظ Research ہے اور مختلف جگہوں پر اس لفظ Research کی تعریف اور معنی مختلف ہے، یہ فرنچ لفظ 'Rechercher' سے ماخوذ ہے جس کے معنی پیچھے جا کر تلاش کرنے کے ہیں۔ اسی طرح Research کا لفظ Chercher سے ماخوذ ہے جو کہ لاطینی کے Circare سے مشتق ہے اور اس کے معنی بھی گھوم پھر کر تلاش کے ہیں۔ شریڈن بیکر کے مطابق Research کے معنی دوبارہ تلاش کرنا، از سر نو تلاش کرنا یا ایسی کھوج لگانا جو دوسرے نہ لگا پائے ہوں۔

تحقیق کے لغوی معنی اس کے منہج اور منتہائے مقصود تک نہیں پہنچاتے اس لیے اس کے اصطلاحی معنی کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

تحقیق کے اصطلاحی معنی مختلف ناقدین اور محققین نے مختلف زاویوں سے متعین کیے ہیں۔

یم سٹیفنسن اور ڈی لیسنگر انسائیکلوپیڈیا میں تحقیق کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں[(1)]:

ترجمہ "علم کو بڑھانے، درست کرنے اور اس کی توثیق کرتے ہوئے عام کرنے کے مقصد کے تحت چیزوں، تصورات یا علامتوں کے ساتھ چیڑ چھاڑ کرنا، چاہے وہ علمی نظریہ کی تعمیر کرے یا محض متعلقہ فن کو پروان چڑھائے، تحقیق ہے"

اسی طرح سڈنی یونیورسٹی کے شعبہ تعلیم و تربیت کے مطابق[(2)]:

"Research is defined as the creation of new knowledge and/or the use of existing knowledge in a new and creative way so as to generate new concepts, methodologies and understandings. This could include synthesis and analysis of previous research to the extent that it leads to new and creative outcomes."

تحقیق کی اسی تعریف کو تھوڑا سا آگے لے جاتے ہوئے The Random House Dictionary of English Language بتاتی ہے کہ تحقیق کسی موضوع سے متعلق ایک ایسی تلاش و تفتیش ہے جس کا مقصد پہلے سے پرکھے ہوئے حقائق، نظریات اور اطلاقیات کی دریافت کرنا ہے۔

اسی طرح تحقیق کی تعریف کرتے ہوئے سی آر کوٹھاری (Kothari) لکھتے ہیں:[(3)]

"Research is, thus, an original contribution to the existing knowledge making for its advancement. It is the pursuit of truth with the help of study, observation, comparison and experiment. In short, the search for knowledge through objective and systematic method of finding solution to a problem in research. The systematic approach concerning generalization at the formulation of a theory is also research."

اردو میں قاضی عبدالودود نے تحقیق کی تعریف میں لکھا کہ تحقیق کسی شے کو اس کی اصل شکل میں دیکھنے کی کوشش ہے۔اس ضمن میں ڈاکٹر عطش درانی کی کتاب "لسانی وادبی تحقیق وتدوین متن" کا مطالعہ کیا جائے۔ گیان چند کی کتاب "تحقیق کا فن" کا مطالعہ کیا جائے یا انگریزی کی ترجمہ شدہ کتابوں کو پرکھا جائے تو ساری کتابیں اور مجموعات تحقیق کے ارتقاء اور مراحل کو موضوع بناتے ہیں اور تحقیق کی کلی تعریف کرنے سے قاصر ہیں۔

تاہم تمام مطالعات سے یہ اندازہ ضرور لگایا جا سکتا ہے کہ تحقیق کے منہج اور مقاصد کیا ہیں۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ تحقیق کا بڑا اور حتمی مقصد نظریہ سازی ہے جس کے لیے فرضیے ضروری ہیں۔ نیز تحقیق میں منصوبہ بندی اور باضابطہ طریقے سے کوائف (Data) کو حصول و تجزیہ کیا جاتا ہے اور پھر ان کی توجیہ و تعبیر سے نئی جو توجیہ دریافت ہو، اسے سامنے لایا جاتا ہے۔ جس کے ذریعے سے مسائل کے قابل اعتماد حل تک پہنچا جاتا ہے اور کوئی نظریہ قائم کیا جاتا ہے۔

منہج تحقیق کا اطلاق ان اصولوں اور قواعد وضوابط پر ہوتا ہے جو ایک محقق تحقیق کے دوران اپنے سامنے رکھتا ہے۔اس لیے ایک محقق کو ان اصولوں سے آگہی رکھنی چاہیے۔ تمام محققین ایسی تحقیق کے خواہشمند ہوتے ہیں جو معیاری اور سودمند ہو جسے پذیرائی اور تحسین ملے۔ اور جس پر اصول تحقیق یا منہج تحقیق کا اطلاق ہو۔

اصول تحقیق کے لیے عربی میں "طرق البحث" اور اردو میں "تحقیقی طریقہ کار" منہج یا رسمیات کی اصطلاحیں بھی مستعمل ہیں۔ "طرق" عربی لفظ "الطریق" کی جمع ہے، جس کے معنی "راستہ کے ہیں۔اس کے دیگر جمع "اطرق و اطرق و اطرقای" ہے[4]۔ فیروزاللغات کے مطابق "طریق" کے لغوی معنی راستہ، سڑک، طرز، ڈھنگ، روش، مذہب، شریعت، رواج اور دستور کے ہیں[5]۔ اردو دائرہ معارف العلوم کے مطابق عربی زبان میں ثلاثی مجرد

کے باب سے مشتق اہم "طریق" کے ساتھ بطور لاحقہ نسبت لگانے سے "طریقہ" بنا۔ "طریقہ" اردو میں بطور اسم مستعمل ہے۔

طریق کار یا منہاج کے لیے انگریزی میں Methodology کی اصطلاح مستعمل ہے۔ ویکی پیڈیا (Wikipedia) کے مطابق "میتھوڈولوجی" سے مراد:(6)

"A documented process for management of projects that contains procedures, definitions and explanations of techniques used to collect, store, analyze and present information as part of a research process in a given discipline."

طریقہ کار یا منہج سے مراد کسی بھی منصوبے کی تنظیم کے مرحلے کے دوران عمل میں آنے والا کاغذی مرحلہ ہے جس کے اندر علم کی کسی بھی شاخ سے متعلق تحقیقی عمل کے دوران حاصل ہونے والی Techniques ہیں۔ معلومات کی تعریف اور وضاحت کے لیے استعمال ہونے والی

ایک انگریز مصنف کی مدد سے طریق تحقیق یا میتھڈولوجی کی مزید توضیح کچھ یوں کی جا سکتی ہے:(7)

- کسی بھی موضوع کا سائنسی لحاظ سے مطالعہ کرنے کے فن کو طریقِ تحقیق کہا جاتا ہے۔
- کسی زیرِ بحث موضوع کے مختلف پہلوؤں پر دلائل پر مبنی طریق بنانا بھی طریق تحقیق کا حصہ ہے۔
- طریق تحقیق سائنسی انداز میں کی جانے والی Inquiry کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
- طریق تحقیق کا مقصد کسی بھی زیرِ بحث موضوع کو تفصیل سے بیان کرنا، اس کا تجزیہ کرنا، اس کی حدود و قیود پر روشنی ڈالنا، اس سے متعلقہ حاصل ہونے والے مواد کے وسیلوں اور حوالوں کو سامنے لانا، مفروضات اور نتائج کو واضح کرنا اور موضوع کے مخفی حقائق پر روشنی ڈالنا ہے۔

محققین کی آسانی کے لیے اس ساری بحث سے درجہ ذیل اصول اخذ ہوتے ہیں:(8)

- تخلیقی تحقیق: تحقیق کے طریقہ کار میں ایک اہم قسم ہے، اس طرح کی تحقیق میں مقدار کا طریقہ کار اپنایا جاتا ہے۔ تحقیق کے طریقہء کار میں شماریاتی اور اعدادی تجربے کیے جاتے ہیں اور نتائج کو بھی

شماریاتی ترتیب میں دکھایا جاتاہے۔اس پورے عمل میں نفسیاتی تجزیہ کیا جاتاہے جو کہ محقق کرتے ہیں۔

- طریقہ کار، فلاسفی کی وہ شاخ ہے جو کہ ان اصولوں اور تحقیق کے طریقوں کا جائزہ لیتی ہے جو کہ ایک خاص تنظیم سے تعلق رکھتے ہیں۔اس کا عام فیصلوں اور معروضی نقطہء نظر میں بھی تعلق ہوتاہے۔ دوسری طرف طریقہء کار،اس خاص طرح کے عمل کی صرف اشارہ کرتاہے جو کہ اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ دوررس مقاصد تک پہنچا جاسکے۔اس کا تعلق معلومات کے تجزیے سے بھی ہے۔
- اس قسم کی تحقیق کی بنیادیں اعدادی طرائق یا(Quantitative Method)پر رکھی جاتی ہے جس میں پہلے سے موجود اعداد و شمار کو تجربات سے گزارنے کے بعد اعدادی نتائج وضع کیے جاتے ہیں اور نفسیات کو ملحوظ خاطر رکھا جاتاہے۔
- اعداد و شمار کا استعمال احتیاط کے ساتھ کیا جانا چاہیے، کیونکہ کوئی بدنیت شخص کسی بے بنیاد نقطہء نظر کو ثابت کرنے کیل ئے باسہولت گڑھے ہوئے اعداد و شمار کا استعمال کر سکتاہے۔
- بعض اوقات مشاہدین تخلیقی اورco-relational طرائق کو استعمال میں لاتے ہوئے اعداد و شمار میں دیئے گئے مواد کا تجزیہ و مشاہدہ کرتے ہیں۔
- آمیختہ طریق مطالعہ کی بنیادیںQuantitative Methodپر رکھی گئی ہیں۔
- اگرچہ تخلیقی طریق مطالعہ و تحقیق اعداد و شمار پر منحصر ہوتاہے لیکن اس میں آمیختہ طریق سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے اور حاصل ہونے والے نتائج کو مستقبل میں ہونے والے تحقیقی مرحلے کی ہدایات اور رہنما اصولوں کے مطابق زیر بحث لایا جاتاہے۔اس لیے آمیختہ طریق کو ہی تحقیقی طریق کی حیثیت سے رہنما سمجھا جاتاہے لیکن اس سلسلے میں اردو میں کوئی مواد موجود نہیں۔

عالمی سطح پر انگریزی کے اصول تحقیق کے جو پانچ تحقیقی منہاج گنوائے گئے ہیں۔ان میں سے خاص طور پر تخلیقی تحقیق کا جائزہ ہینگ لانگ(Lang)نے کچھ یوں لیا ہے:[9]

تخلیق کے طریقہء کار کی تین بنیادی قسمیں(اقسام ہیں):

1) اعدادی
2) معیاری
3) مرکب طریقے

ایک چیز جو ان سب میں مشترک ہے اور جس کا کچھ قیاس آرائیون سے تعلق ہے جو کہ ما بعد الطبیعیات اور علم الکلام ہے۔

اعدادی تحقیق میں محقق اس مفروضے پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ معاشرتی حقیقت جو کہ ایک انسان کے لیے بیرونی حیثیت رکھتی ہے جو کہ اسے جانتا ہے، ان معلومات پر مبنی ہے جن کو حس کے ذریعے محسوس کی جا سکتا ہے۔ اس لیے محقق کوشش کرتے ہیں کہ اس طرح کے طریقے دریافت کریں جو کہ آفاقی طور پر پہنچانے جاتے ہوں اور ان کا تعلق کچھ خاص حقیقتوں کے ظہور سے ہو۔ اگر ایک طرف معیاری تحقیق کرنے والے ایسی معاشرتی حقائق پر یقین رکھتے ہوں جو باطنی ہیں تو تحقیق ایک اندرونی چیز کے طور پر کام کرتی ہے اور اس کی توجہ ذاتی تجربے پر مرکوز کرتی ہے باوجود اس کے معاشرے میں رہتے ہوئے جہاں تک کہ تیسرے اور مرکب طریقے کا تعلق ہے اس طریقہء کار میں محقق علمیت پسندی کے ذریعے علم جمع کرتا ہے۔ وہ ایسے طریقوں اور نظریے کی تقلید کرتا ہے جو کہ عمل پر مبنی ہوتی ہیں اور اس اصول کو مانتے ہیں کہ عملی نتائج ہی علم کا معیار ہیں۔ مرکب طریقے ایسے معاشرتی پوچھ گچھ ہیں جس میں محقق مصروف رہتا ہے اور اس کی توجہ ذاتی تجربے پر مرکوز کرتی ہے باوجود اس کے معاشرے میں نہتے ہوئے ، جہاں تک کہ تیسرے اور مرکب طریقے کا تعلق ہے اس طریقہء کار میں محقق عملیت پسندی کے ذریعے علم جمع کرتا ہے۔ وہ ایسے طریقوں اور نظریے کی تقلید کرتے ہیں جو کہ عمل پر مبنی ہوتی ہیں اور اس اصول پر یقین رکھتے ہیں کہ عملی نتائج ہی علم کا معیار ہیں۔ مرکب طریقے ایسے معاشرتی پوچھ گچھ ہیں جن میں محقق بنیادی طور پر عملیت پسندی پر انحصار کرتا ہے۔ وہ معاشرتی اجتماعیت پر ڈٹا رہتا ہے جہاں مختلف طبقات کو مہیا کیا جاتا ہے اور یہ مختلف مجموعہ ایسے جائز حالات پیدا کرتا ہے جو کہ فلسفیانہ اور نظریاتی سوچ دیتا ہے۔ اس طریقے سے اس کی معلومات اکٹھی کرنے کی عملیت پسندی اور اس کے انفرادی علم میں فلسفیانہ جواز مرکب طریقوں کو جنم دیتے ہیں۔

تحقیقی طریق کار یا اصولوں کا یہ جائزہ ہمیں بتاتا ہے کہ تحقیق کے فلسفیانہ بنیادوں کے علاوہ متعلقہ قسم کا انتخاب بھی ضروری ہے۔ مزید بیان ہے: (10)

تحقیق کے طریقہ کار کو لاگو کرنا کثیر الجہتی نقطہء نظر سے اہم ہے۔ ان نقطوں میں پہلی اور سب سے اہم اس کی فطرت رہنمائی ہے۔ تحقیق کا طریقہ کار محقق کے لیے تحقیق کے طریقوں کی راہ ہموار کرتا ہے۔ اعدادی طریقوں میں محقق کوشش کرتے ہیں کہ تحقیقی سوالات کو مختلف طریقوں جسے تفتیش کر کے تجربوں کے ذریعے ، ناپ کر

معلومات کرنا اور معلومات کا شماریات کے ذریعے پیش کرنے والا معاملہ کریں لیکن معیاری محقق زیادہ تر معلومات کے تجزیے پر انحصار کرتے ہیں۔ انٹرویو اور مشاہدے کے آلہ ٔ کار پر مرکب طریقے ایک پل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اعدادی اور معیاری طریقوں میں یہ دونوں طریقوں کا مرکب ہے۔ یہ دونوں طریقوں کا درمیانی راستہ ہے۔ اس لیے اس کا مقصد اور اخذ شدہ نتائج باقی دوسے اضافی ہیں جس کا مقصد وسیع سمجھ بوجھ اور گہرائی دے کر ایک مسودہ کے ثبوت کی مدد سے حقائق کو معلوم کیا جائے۔ ان تینوں میں طریقوں کا استعمال اتنا اہم نہیں ہے جتنا خود طریقہ ٔ کار اہم ہے۔ مثال کے طور پر کچھ محقق رویوں کی رفتار معلوم کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ مشاہدے کا طریقہ اور معلومات جمع کرنے کا تجزیہ استعمال کرے گا لیکن عملی بیان کے مقصد کے لیے اور رویوں کے شماریاتی تعارف کے لیے دو گروپوں کے شرکاء کا الگ ردعمل نوٹ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ تحقیق جس میں معیاری اور اعدادی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ معلومات کو جمع کرنے کے لیے لیکن مستقبل میں وہ نتائج دکھانے کے لیے اعداد استعمال کرتا ہے۔ یہ مثال ہوگی اعدادی طریقہ ٔ کار کی۔ مرکب طریقے کی نہیں، اس لیے اعدادی طریقہ ٔ کار کی مرکب طریقے کی نہیں، اس لیے اوپر یہ کہا گیا ہے کہ طریقہ ٔ کار اہم ہے نہ کہ طریقے۔

تحقیق کے مختلف طریقہ ہیں جو ہمارے لیے کار آمد ہیں۔ جب ہم تحقیق کرنا چاہیں، اس کے علاوہ وہ تخلیقی تحقیق میں بھی کار آمد ہیں۔ اس تحقیق میں ہم نے اعدادی تحقیق کو تین حصوں میں تقسیم کیا:

1) وقت کے لحاظ سے معلومات جمع کرنا
2) تخلیق کے طریقے معلوم کرنا
3) معلومات کا تجزیہ

ان طریقوں کو آگے مزید شماریاتی ذریعے سے جانچا جاتا ہے جیسے کہ MANOVA, ANOVA کم کرنے کا تجزیہ۔ اس سے بڑھ کر ضرورت آنے پر پیچیدہ طریقہ ٔ کار بھی اپنایا جاتا ہے۔

طریقِ تحقیق یا منہجِ تحقیق نہ صرف فلسفیانہ مفروضات پیش کرنے میں اہمیت کا حامل ہے بلکہ یہ کسی بھی طریق کے انتخاب میں مدد دیتا ہے۔ اعداد و شمار کی بنیاد پر کی جانے والی تحقیق میں جانچ پرکھ، تجربہ اور سوالات کا اعدادی و شماری تجزیہ شامل ہے۔ جبکہ اس کے متضاد Qualitative طریق تحقیق ہے جس میں مشاہدات، سوالات، وجوہات کی فہرست کی بنیاد پر مواد کا تجزیہ شامل ہے جبکہ آمیختہ طریق تحقیق میں دونوں منہاج تحقیق کا درمیانہ راستہ اختیار کیا جاتا ہے۔

تاہم طریق تحقیق، جو بھی ہو اس کو عمل میں ڈالنے کے لیے استعمال ہونے والے طرائق اور منہاج پر غور کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ تحقیق کا اصل انحصار اپنی طرائق پر ہوتا ہے۔ محقق کا کسی ایک طریقہ کے اندر رہنا ضروری نہیں بلکہ کامیاب تحقیق اس کا مقصد ہونا چاہیے اور تخلیقی تحقیق پر محقق کو مرکوز ہونا چاہیے۔

تخلیقی تحقیق کے لیے کسی ایک طریق پر انحصار کرنے کے بجائے سارے منہاج پر غور کرتے ہوئے اپنے موضوعِ تحقیق کی ضرورت کے مطابق مختلف النوع طرائق کو ملا کر تخلیقی تحقیق کو عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

پچھلی ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے اب تحقیقی اصولوں میں آمیختہ طریق (Mixed Method) استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ مقداری، سروے، تجرباتی اور معیاری تحقیق کے اصولوں کا مجموعہ ہے۔ اسے دستاویزی اور سروے تحقیق کے آمیزہ کہا جا سکتا ہے۔ اگرچہ یہ اردو میں اصول تحقیق کی کسی کتاب میں موجود نہیں۔

جہاں تک تحقیق کے منتہائے مقصود کا تعلق ہے اردو میں تحقیق کا بنیادی مقصد ابھی تک واضح نہیں۔ اصول تحقیق کی کسی بھی کتاب میں ماسوائے ڈاکٹر عطش درانی کے منتہائے مقصود درج نہیں ہوا۔ ڈاکٹر عطش درانی نے اپنی کتاب "لسانی و ادبی تحقیق و تدوین کے اصول" میں ایڈورڈ سعید کے حوالے سے اسے عالمانہ انتقاد (Scholarly Criticism) قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:[11]

> "ادبی تحقیق کا مقصود اور منتہا بالآخر" عالمانہ انتقاد (Scholarly Criticism)" ہی ٹھہرتا ہے، جسے معاصر جائزہ (Peer Review) ہی قابل قبول بنا سکتا ہے۔ معاصر جائزے کے لیے تحقیقی نتائج کی اشاعت ضروری ہے۔
>
> ہم ادبی تحقیق کی منازل کچھ اس طرح سے مقرر کر سکتے ہیں:
>
> 1-بنیادی تحقیق یا تشکیلی و توضیحی تحقیق
>
> 2-تاریخی، دستاویزی تحقیق۔ یہ بھی تشکیلی یا توضیحی ہوتی ہے
>
> 3-سائنٹیفک اور معروضی تحقیق۔ یہ بیانیہ، تجرباتی اور تشخیصی ہوتی ہے
>
> 4 -عالمانہ انتقادی تحقیق۔ یہ حقائق اور نظریے (تھیوری) سے متعلق ہوتی ہے
>
> بنیادی تحقیق کا مقصود یہ ہے کہ ادب کے بارے میں پہلے سے موجود علم میں اضافہ ہو سکے اور اس کے نظریات کو سمجھا جا سکے۔ خواہ تعریفات، بیانات اور تجربات کی صورت میں، خواہ اعداد و شمار اور تقابلی مطالعے کے انداز میں۔ اگلی تحقیقات کا انحصار اس کے نتائج پر ہو گا۔ جامعات کے لسانی شعبوں میں عموماً یہی تحقیق انجام دی جاتی ہے۔"

کوٹھاری نے چار مقاصد بیان کیے ہیں:(12)

"کسی عمل میں نئی بصیرت حاصل کرنا۔ اسے ہم تشکیلی تحقیق کہہ سکتے ہیں۔ کسی کردار، فرد یا صورت حال کے خواص واضح کرنا۔ یہ بیانیہ تحقیق ہے۔ کسی عمل کے تعدد کا تعین کرنا جس سے اس صورتحال میں ایسا ہی عمل ہونے کا امکان ہو۔ یہ تشخیصی تحقیق ہے اور آخری بات یہ ہے کہ فرضیے کو جانچنا تاکہ عمل کی باضابطہ توضیح ہو سکے۔"

یاد رہے کہ فرضیے(Hypothesis) کو ثابت کرنا تحقیق کار پر لازم نہیں ہوتا۔ اگر حاصلات بار بار اس کے نتائج کی تائید کریں تو انھیں حقائق(Facts) قرار دے کر نظریے یا تھیوری(Theory) میں اضافہ سمجھ لیا جاتا ہے، وگرنہ متبادل فرضیہ یہی عمل انجام دیتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ایک خاص وقت میں درست پیش گوئی ہو سکے۔ وگرنہ نیا فرضیہ پیدا ہو گا۔ خواہ یہ فرضیہ کسی دستاویز کی حقیقت ثابت کرنے کے لیے ہو یا اصل تاریخ معلوم کرنے کے لیے ہو، مصنف کے بارے میں ہو یا ادب پارے کی ساکھ، عمدگی اور صحت کو تلاش کرنے کے لیے ہو۔

تحقیق اپنے ہر انجام پر بھی نامکمل رہتی ہے اور یوں نئی تحقیق کا عمل شروع ہوتا ہے، خواہ بنیادی تحقیق انجام دی جائے یا ثانوی تحقیق، اور خواہ مقداری تحقیق ہو یا معیاری۔ تاہم عام طور پر معیاری تحقیق استعمال ہوتی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد مسائل کی بنیادی معلومات جمع کرنا اور ان کا عملی حل پیش کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لیے معیارات اور اصول مرتب کیے جاتے ہیں تاکہ آئندہ فرضیے بہتر طور پر وضع ہو سکیں۔

کوئی بھی ادبی تحقیق صرف کسی تحقیقی نظریے کی روشنی ہی میں انجام پا سکتی ہے۔ اس پر بھی ڈاکٹر عطش درانی ہی نے کچھ لکھا ہے۔ ان کے نزدیک:(13)

"ادب کی ماہیئت سمجھنے کے بعد اس کے نتائج کو تسلیم کرانا ضروری ہے اور اس کے لیے اس کے کسی ایک پہلو پر اٹھنے والے سوالات کا جواب ڈھونڈنے کے لیے جو تحقیق انجام دی جائے گی، اس کا طریقِ کار اتنا سائنسی اور معروضی ہو کہ وہ ذاتی یا موضوعی رائے معلوم نہ ہو۔ اسی میں تمام طریقے اور طریقِ کار پوشیدہ ہیں۔ اب خواہ تحقیق کسی بھی طریقے یا قسم کے مطابق انجام پائے، اس کا کھلا اور مثبت ہونا ضروری ہے۔ یہ الگ بحث ہے کہ یہ سائنسی اصول طبعی تحقیق کے حوالے سے ہوں گے یا سماجی تحقیق کا دائرہ مختلف ہو گا۔ کیونکہ اُردو میں ابھی تک ادبی تحقیق کی اپنی ماہیئت کا سوال بہت کم اٹھایا گیا ہے اور کوئی تحقیقی نظریہ (Theory) تو کجا ادبی

نظریہ بھی قائم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ یعنی اُردو میں تحقیقی سوال اپنی معروضی حدود میں قائم ہی نہیں کیا جاتا۔

بالآخر عالمانہ انتقاد کا مرحلہ آتا ہے اور تحقیق کار خود کو عالم یا سکالر کے طور پر پیش کرتا ہے۔ کوئی نئی توجیہ، نیا نظریہ یا نیا پہلو دریافت کر کے سامنے لاتا ہے۔ وہ اپنی تحقیق کسی خاص قرطاسِ تحقیق کی وضع میں پیش کرتا ہے۔ وہ ایسا کیوں کر کر سکتا ہے، ان پہلوؤں کا جاننا ادبی تحقیق میں بنیادی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔

ادبی تحقیق کو جن نئے مسائل، سوالات اور چیلنجوں سے واسطہ پڑ رہا ہے، ان میں سرِ فہرست تو اس کا سائنسی اور معروضی ہونا ہے اور دوم علمِ زبان (Philology) کی طرف اس کی مراجعت اور ثقافتی یلغاروں کا مطالعہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ نیدرلینڈ کے ہارپ مین (Harpman) اور نوننگ (Nunning) نے دوسرے مرحلے کے ان پہلوؤں پر وضاحت سے گفتگو کی ہے۔ اس کا خلاصہ یوں ہے کہ کوئی بھی ادبی تحقیق محض جمالیات کی حدود سے وسیع تر ہو کر سیاسی، سماجی، ثقافتی اور لسانی پہلوؤں کا احاطہ بھی کرتی ہو تو اسے عالمانہ انتقاد میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس بحث کا آغاز استشراق (Orientalism) کے مصنف ایڈورڈ سعید نے اپنی کتاب Humanism and Democratic Criticism (2004) میں کیا تھا۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اب قدیم علمِ زبان کی طرف مراجعت ہو رہی ہے۔ اس لیے ادبی تحقیق کار کو علمِ زبان میں گہرے درک کی ضرورت ہے جو تحقیق کے اصول و مبادی کا گہرا فہم اور ادراک حاصل کرنے کے بعد ہی حاصل ہو سکتا ہے۔"

عالمانہ انتقاد کے بارے میں وہ بیٹ سن سے لے کر ایڈورڈ سعید تک ان امور کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: (14)

"ادبی تحقیق کی سب سے اعلیٰ منزل عالمانہ انتقاد ہے۔ اس اصطلاح کو علم تنقید کے مغالطے میں نہ لیا جائے۔ یہ علمیت (Scholarships) کی تنقیدی بصیرت (Vision) کا دوسرا نام ہے۔ یہ ایسے اصولوں اور اطلاقات کے طریقے استعمال کرنے کا عمل ہے، جس سے محقق کا نظریہ دنیا میں قابلِ قبول ٹھہرے۔ دوسرے اسے تسلیم کریں اور قابلِ تقلید ٹھہرائیں۔ گویا سکالر ایسی معروضی، بے لاگ اور

غیر جانبدارانہ تحقیق انجام دیتا ہے اور اپنی تعقلی بصیرت سے ایسے نتائج اخذ کرتا ہے جو بادی النظر میں بہت مشکل نظر آتے ہیں یا جس طرف دیگر اہلِ علم کی توجہ نہیں گئی ہوتی۔ آرٹ، موسیقی، ادب، مذہب، فلسفہ اور ثقافت کے مطالعے کی منزل یہی عالمانہ انتقاد ہے۔

سائنسی علوم میں عالمانہ انتقاد کا چلن عام ہے، زبان وادب میں بھی اس طرزِ فکر کے تحت نتائج تک رسائی وہ واحد ذریعہ ہے جس پر ادبی تحقیق قابلِ اعتبار ٹھہر سکتی ہے۔ بالفاظِ دیگر اردو سندی اور غیر سندی محققین جب تک اپنی تحقیقات عالمانہ انتقادؑ کے درجے تک نہیں پہنچاتے، اُن کی تحقیق کا معیار بلند نہیں ہو سکتا۔

حوالہ جات

1. Encyclopedia of social sciences volume 19, Mac Millan 1930

2. Department of Education and Training, Western Sydney University, https://www.westernsydney.edu.au/research/researchers/preparing_a_grant_application/dest_definition_of_research

3. C.R. Kothari, **Research Methodology** (Methods and Techniques), 2nd Ed., New Age International, New Delhi, 2004, pp:102

4۔ فیروز اللغات اردو جامع، ص878

5- اردو دائرہ معارف العلوم(**www.urduencyclopedia.org**)

6. http://on wikipedia.org.wiki.Methodology

7. Research Methodology.PartI, M.S Sridhar, ISRO Satellite Centre Bangalore, P: 10

8. Haying Lang, An empirical review of research methodologies and methods… (2003-2012), p.477

9. Haying Lang, Op.cit.,

10. Ibid

11۔ ڈاکٹر عطش درانی، اردو اور پاکستانی زبانوں میں لسانی و ادبی تحقیق و تدوین کے اصول، نیشنل بک فاونڈیشن، اسلم آباد2006، ص ص:30،31

12. Kothari, Op.cit., P.2

13۔ ڈاکٹر عطش درانی، "، ص ص:31،32

14۔ ڈاکٹر عطش درانی بالا، ص ص:36تا37